www.KitaboSunnat.com

دارالافتاء

غازی عزیز

غناء اور سماع

آخری قسط

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ" [31]

"اور آپ مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔"

قرآن کریم کی یہ آیت اصحاب سماع کے تسامح اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح مخالفت پر دلیل ہے۔ اس آیت کے آگے ارشاد ہوتا ہے:

"وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ" [32]

"اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

لیکن جو شخص پہلے حکم ربانی کی مخالفت کا ارتکاب کرے۔ اس کے لئے دوسرے حکم کی خلاف ورزی بالفعل عین ممکن ہے۔ پس یہ امور انسانوں کے لئے باعث تزکیۂ نفس کیونکر ہو سکتے ہیں؟ جو ان برائیوں میں مبتلا ہو چکا ہو، اس کے لئے راہِ نجات صرف یہ ہے کہ:

"وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" [33]

"اور اے مومنو! (اگر تم سے احکام میں کوتاہی ہو گئی ہو تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح پا سکو۔"

---

[31] سورۃ النور - ۳۰ [32] ایضاً [33] سورۃ النور - ۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نظر میں جو خطرات اور مضرات پوشیدہ ہیں ان کے پیشِ نظر بعض تابعین نے فرمایا ہے:

"میں کسی نوعمر زاہد کے متعلق جس کے پاس امرد لڑکا بیٹھتا ہو سات گنا زیادہ ڈرتا ہوں۔"

ابو سہل کا قول ہے:

"اس امت میں ایک ایسی قوم ہوگی، جو لاثطون کہلائے گی، ان کی تین قسمیں ہوں گی۔ ایک وہ جو نظر کے ذریعہ اس کی مرتکب ہوگی، دوسری وہ جو مصافحہ کے ذریعہ اور تیسری وہ قسم ہوگی، جو بالفعل اس بدکاری میں مبتلا ہوگی۔"

اور حسن بن ذکوان فرماتے ہیں:

"اولادِ اغنیاء کو اپنے پاس نہ بٹھاؤ، کیونکہ ان کی شکل عورتوں کی صورت جیسی ہوتی ہے اور وہ کنواری دوشیزاؤں سے زیادہ شدید فتنہ ہیں۔"[۳۴]

پس کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی، خیال اور خواہش کے مطابق جس چیز کو بہتر

---

۳۴ علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں: "شریعت میں امردوں کی ہم نشینی سے ممانعت آئی ہے اور علماء نے اس سے احتراز رکھنے کے لئے وصیت فرمائی ہے۔" انسؓ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم شہزادوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کا فتنہ دوشیزہ لڑکیوں کے فتنے سے بھی سخت ہے۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ وفد عبدالقیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ ان میں سے ایک امرد لڑکا روشن چہرہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی پشت مبارک کے پیچھے بٹھایا.... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کسی امرد لڑکے کو نظر جما کر دیکھے۔" امردوں کی ہم نشینی اور ان کی طرف بغرضِ تلذذ دیکھنے سے احتراز کرنے کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض اسلافِ اُمت سے انتہائی شدید اقوال موجود ہیں جن میں سے چند عبرت کے لئے نیچے درج کئے جاتے ہیں: "عمر بن خطاب نے فرمایا کہ مجھ کو عالم پر ایذا رساں درندے کا بھی اس قدر خوف نہیں جتنا امرد لڑکے کی طرف سے ڈر ہے۔" عبدالعزیز ابن ابی السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ میں ایک عابد شخص پر ایک امرد لڑکے کے بارے میں ستر باکرہ لڑکیوں سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں۔" ابو علی روزباریؒ نے کہا کہ میں نے جنیدؒ سے سنا کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ کے پاس ایک شخص آیا اس کے ساتھ ایک خوب صورت لڑکا تھا۔ پوچھا: "یہ لڑکا کون ہے؟" جواب دیا: "میرا بیٹا ہے۔" کہنے لگے کہ اب دوبارہ اس کو اپنے ہمراہ نہ لانا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمان کرے اسے اپنا دین بنالے یا اسے صلابتِ دین اور قوتِ ایمان تصور کرنے لگے، کیونکہ جو حدود اللہ کی مخالفت کرے اور ایسی صورتوں کی طرف نظر کرے جن کی طرف دیکھنا ازروئے شریعت اس پر حرام کیا گیا ہے، تو اس سے عصمت دور ہو جاتی ہے۔ پھر وہ نفس کی اتباع اور دکالت کرنے لگتا ہے۔ ایک ذی ہوش اور دانا شخص ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

یہ بات بھی معروف ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اَعْبَدُ البشر اور اللہ کے بندوں میں سے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ ان کے پاس آسمانوں کی خبریں آتی تھیں اور ملائکہ ان کے پاس وحی لانے میں ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کرتے تھے مگر ان تمام صفات کے باوجود وہ فقط ایک عورت کی طرف نظر کرنے کے سبب گنہگار ہو گئے تھے۔[۳۵] اسی طرح بنی اسرائیل کے بعض عابد جنہوں نے ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی صرف کی تھی۔ محض ایک عورت کی طرف دیکھنے سے اس کے فتنہ میں گرفتار ہو گئے تھے[۳۶] اور برصیصا، جو کہ انتہائی عابد شخص تھا اسی نظر کے سبب ہلاک ہوا تھا۔[۳۷] ان تمام مضرات کے باعث ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بار بار کسی غیر عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا تھا۔ کیونکہ پہلی نظر پڑ جانا بجا اور درست ہے، لیکن دوسری نظر کی اجازت نہیں ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْأُخْرَىٰ"[۳۸]

---

۳۵ یہاں علامہ ابن قدامہ مقدسی سے یقیناً خطا ہوئی ہے کیونکہ اس سلسلہ میں جو تین چار روایتیں کتب احادیث، کتب قصص الانبیاء، کتب تواریخ اور کتب تفاسیر میں ملتی ہیں وہ قطعی موضوع، باطل اور ناقابل اعتماد ہیں۔ یہ روایات اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی عصمت کو تار تار کردینے کے درپے ہیں۔ اصلاً ان کا ماخذ بے بنیاد اسرائیلی قصص ہیں جو ہمارے یہاں مشہور ہو گئے ہیں۔ فَاِنَّا لِلّٰہِ الخ۔

۳۶، ۳۷ یہ تمام بنی اسرائیلی قصص ہیں جو بعد میں مسلمانوں کے درمیان مشہور ہو گئے تھے۔ برصیصا کا قصہ علامہ ابن الجوزی نے بھی تلبیس ابلیس کے اوائل میں ذکر کیا ہے (ملاحظہ ہو تلبیس ابلیس ص ۳۲۵، مترجم) لیکن ان تمام روایات کی صحت کا حال تو صرف اللہ کو ہی معلوم ہے۔

۳۸ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت بریدہ سے مروی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اپنی جامع (مع تحفۃ الاحوذی، ج ۴، ص ۱۲) میں۔ ابوداؤدؒ نے اپنی "سنن" (مع عون المعبود ج ۲ ص ۲۱۲)۔ دارمی نے اپنی "سنن" کی کتاب الرقاق باب ۳ میں اور

باقی حاشیہ ۱ اگلے صفحہ پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ ہجوامت کے سادات میں سے ہیں۔ دین وعلمِ شریعت، معرفتِ حق اور حلت وحرمت کی تمیز میں نہایت اعلیٰ وارفع مقام رکھتے ہیں۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اس نظر کی اجازت نہیں دی، تو اے مغرور، جاہل اور اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے انسان! تیرا کیا مقام ہے؟ آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ آپ اور یہ صوفیاء دین کے کس مقام پر ہیں۔

اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا تَرَكْتُ فِتْنَةً بَعْدِي أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ." [۳۹]

"میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر مضر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا"

ایک اور اثر میں وارد ہے:

"إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ." [۴۰]

"بے شک نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

حاشیہ گزشتہ صفحہ

امام احمد نے اپنی "مسند" ج ۵، ص ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۷ میں۔ حاکم نے "مستدرک" ج ۳ ص ۱۹۴ میں، بیہقی نے "سنن الکبریٰ" ج ۷، ص ۹۰ میں اور طحاوی نے "شرح الآثار" ج ۲، ص ۹۰۸ و "مشکل الآثار" ج ۲ ص ۲۵۲ میں اس کی تخریج کی ہے۔ امام ترمذی نے اس کو "حسن غریب" بتایا ہے

۳۹۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے۔ امام احمدؒ، شیخانؒ، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ علامہ سخاوی نے مقاصد الحسنہ ص ۳۶۴ میں۔ علامہ شیبانی نے تمیز الطیب ص ۱۶۱ میں، علامہ عجلونیؒ نے کشف الخفاء ج ۲، ص ۲۳۹ میں، حوت بیروتیؒ نے اسنی المطالب ص ۲۶۸ میں اور علامہ ناصر الدین الالبانی نے صحیح جامع الصغیر وزیادتہ ج ۲، ص ۹۸۰۔ اور تخریج مشکوٰۃ المصابیح حدیث ۳۰۸۵ وغیرہ میں اس کو وارد کیا ہے۔

۴۰۔ یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ اس کی اسناد میں عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی راوی موجود ہیں۔ جس کی کہ تضعیف کی گئی ہے۔ اس حدیث کو قضاعی نے "مسند الشہاب" ج ۱ ص ۲۱ میں اور حاکم نیشاپوریؒ نے "مستدرک علی الصحیحین" ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴ وغیرہ میں روایت کیا ہے۔ علامہ منذری نے "الترغیب والترہیب" ج ۳ ص ۶۳۔ اور علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ج ۳، ص ۱۷۷ وغیرہ میں اس کو وارد کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ" [۴۱]

"آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نظر ہے۔"

غناء کے متعلق حضرت فضیل بن عیاض کا قول ہے:

"اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا" [۴۲]

"غناء زنا کا منتر ہے۔"

پس اگر زنا کا منتر اور اس کا داعیہ ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اس کے اسباب کی تکمیل بھی ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے:

"میرے پاس بعض ثقات کہ جو علم کے ستون ہیں، کی یہ خبر پہنچی ہے کہ معازف و موسیقی کا حضور، استماع غناء اور اس کے ساتھ دلچسپی اور لگاؤ دل میں نفاق کو اگاتا ہے جس طرح کہ پانی گھاس کو اگاتا ہے۔" [۴۳]

پس کل جو شخص یوم قیامت کو اپنی نجات پسند کرے اور چاہے کہ اس کی مصاحبت آئمہ

---

[۴۱] یہ حدیث صحیح ہے اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ امام احمدؒ نے اپنی "مسند" ج ۱ ص ۴۱۲- ج ۲ ص ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۷۲، ۴۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵، ۵۳۶ میں اور طبرانیؒ نے "معجم الکبیر" میں اس کی تخریج کی ہے۔ علامہ ھیثمیؒ نے "مجمع الزوائد" ج ۶، ص ۲۵۶ میں علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نے "صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ" ج ۲، ص ۷۶۱۔ اور ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل حدیث ۲۳۷۰ وغیرہ میں اس کو وارد کیا ہے۔ اس موضوع کی ایک اور حدیث میں "زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جس کو امام بخاری نے اپنی "صحیح" (مع فتح الباری ج ۱۱، ص ۲۶، ۵۰۲) اور ابوداؤد نے اپنی "سنن" (مع عون المعبود، ج ۲، ص ۲۱۲) میں روایت کیا ہے۔

[۴۲] امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں: "یہ مشہور مثالوں میں سے ایک ہے۔" اس کا مختصراً ذکر حاشیہ ۱۹ میں ہو چکا ہے۔ فضیل بن عیاض کے اس قول کو ابو حامد غزالیؒ، "حکیم ترمذی"، اسماعیل عجلونیؒ، ابن الجوزی اور ملا علی قاری وغیرہم نے بھی نقل کیا ہے۔ تفصیل کے لئے اسرار المرفوعہ، ص ۱۹۴، منہیات للحکیم ترمذی التعلیق، ص ۱۴۰، کشف الخفاء للعجلونی" ج ۲، ص ۱۰۶۔ اور تلبیس ابلیس لابن الجوزیؒ مترجم ص ۲۹۱ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

[۴۳] کذا فی تلبیس ابلیس لابن الجوزیؒ مترجم ص ۳۰۲، اغاثۃ اللھفان لابن القیم و عون المعبود للعظیم آبادی ج ۴، ص ۴۳۶۔ اس کا تفصیلی ذکر حاشیہ ۱۹ کے تحت ہو چکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کے ساتھ ہو اور تمام مردود و غیر شرعی راہوں سے محفوظ و سلامت رہے ، تو اس کے لئے کتاب اللہ کافی ہے ، جو کچھ کتاب اللہ میں مذکور ہے ، اس پر عمل کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کی اتباع کے لئے ان کی سنت کی طرف رجوع کرے کہ وہ کن معاملات میں کس طرح عمل پیرا تھے ، اپنے قول و فعل سے اپنے آپ کو اس اسوۂ حسنہ سے دور نہ رکھے ، اپنی عبادات اور اپنے اجتہادات کو ان کی سنن کے مطابق پورا کرے اور اپنا راستہ ان کے طریق زندگی سے جوڑ دے کیونکہ ان کا راستہ ہی صراطِ مستقیم ہے جس کے متعلق اللہ سبحانہ نے قرآنِ کریم میں ہمیں تعلیم فرمائی ہے ، ہم سے اس کا مطالبہ کیا ہے اور ہماری عبادات میں سے ہر نماز کی صحت کو اپنی تعلیم فرمودہ اس دعاء پر موقوف فرمایا ہے :

" اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ [۲۴]

" اور ہماری ہدایت فرما سیدھے راستہ کی ، ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے ، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ کہ جو (راہِ راست سے) بھٹک گئے ہیں ۔"

پس جس نے اس امر میں شک کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صراطِ مستقیم پر تھے ، تو وہ دین سے نکل گیا اور تمام مسلمانوں کے دائرہ سے بھی خارج ہو گیا ۔ مگر جس نے اس بات کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ماننے پر راضی ہوا اور اس بات کو بھی مانا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اتباع کرنے کا حکم دیا ہے تو اس نے فلاح پائی ۔ نبی کی اتباع سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

" وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ " [۲۵]

اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرو تاکہ تم راہِ راست پر آجاؤ ۔"

اس آیت کے علاوہ بعض اور آیات میں بھی اسی بات کا حکم دیا گیا ہے ، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

---

[۲۴] سورۃ الفاتحہ ۔ ۶ ۔ ۷

[۲۵] سورۃ الاعراف ۔ ۱۵۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔" [۲۶]

"میرا اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ اختیار کرو، اس کو اچھی طرح پکڑے رہو اور اس کو دانت سے دبائے رہو۔ البتہ نئی باتوں سے بچنا، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

نیز ایک ارشادِ نبویؐ اس طرح بھی ہے:

"خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا۔"

"بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور اس میں نئی باتیں شرّ الامور ہیں۔"

پس حق کے اس سیدھے راستہ سے اِدھر اُدھر التفات کرنا یقیناً باعث وبال ہے جو شخص اس صراطِ مستقیم سے پھر کر اللہ سبحانہٗ تک پہنچنا چاہے، تو اس کا وصال الی الحق ناممکن ہے، اگر اس کی رضا کا طالب ہو، تو اس کے لئے فقط اللہ کی نفرت اور اس سے بُعد ہی ہے۔ کیا اب بھی تم اس کے ہدایت یافتہ راستہ کی جستجو نہیں کرتے؟ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی اتباع کو حجت نہیں بناتے؟ جو شخص ان کا طالب نہ ہو، تو جان لے کہ اللہ سبحانہٗ کے راستہ کے علاوہ تمام راستے شیطانی ہیں، جو رحمٰن کے غضب کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں لے جاتے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔" [۲۷]

"اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے، جو کہ مستقیم ہے سو اس راستہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم اس راہ کے خلاف کرنے سے احتیاط رکھو۔"

---

[۲۶] سنن ابوداؤد مع عون المعبود، ج ۴، ص ۳۲۰۔ مسند احمد ج ۴، ص ۱۲۶، سنن ابن ماجہ المقدمہ باب ۶، سنن الدارمی مقدمہ باب ۱۵ وکذا فی الاعتصام للشاطبی الغرناطی ج ۱، ص ۷۰۔ [۲۷] سورۃ الانعام ۱۵۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے ۔ پھر اس خط کے اِدھر اُدھر مختلف خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ شیطان کے راستے ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک راستہ پر ایک شیطان ہے ، جو اپنی طرف بلاتا ہے ۔ پس جو ان کے بلانے پر اِدھر اُدھر جائے ، تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہے ۔" [۲۸] یا اس سے ملتے جلتے الفاظ وارد ہوئے ہیں ۔

پس جان لو کہ سبیل اللہ کے سوا جتنی بھی راہیں ہیں ، وہ سب شیطانی ہیں ، جو ان سے اپنا ناتا جوڑے گا اس کا ٹھکانا جہنم میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ وہ ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ کے اولیاءؒ ، صحابہؓ ، سابقون الاولون اور بعد میں یوم الدین تک احسان میں ان کی اتباع کرنے والے قائم تھے اور تاقیامِ قیامت قائم رہیں گے "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" [۲۹] (ترجمہ : اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے ۔) اور :

" أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ " سورۃ التوبہ ۸۹ ۔

" اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں ۔ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے ۔"

جس شخص نے اس سبیل اللہ سے اپنا ناتا جوڑا ، وہ سعادت مند ، خوش بخت اور بڑے نصیبوں والا ہے اور جس نے اس راستہ کو ترک کیا وہ باری تعالیٰ کی ان تمام رحمتوں اور نعمتوں سے محروم رہے گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ کوئی مخفی شے نہیں ہے ۔ آپؐ کی سنت ، آپؐ کا اخلاق ، آپؐ کی سیرت اور وہ تمام چیزیں جن پر آپ کی عبادات کا انحصار تھا او

---

[۲۸] اس حدیث کو امام احمدؒ ، نسائیؒ ، دارمیؒ وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔ اس کی اسناد حسن ہیں ۔ اگرچہ امام حاکمؒ نے اس کی تصحیح کی ہے ۔ علامہ ناصر الدین الالبانی نے تخریج مشکوٰۃ المصابیح حدیث ۱۶۶ میں اس کو وارد کیا ہے ۔

[۲۹] سورۃ المائدہ ۔ ۱۱۹ ۔ سورۃ التوبہ ۱۰۰ ۔ سورۃ المجادلۃ ۲۲ ۔ سورۃ البینۃ ۔ ۸ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی کیفیات اہلِ علم حضرات، ان کی اتباع و اقتداء کو محبوب رکھنے والوں اور ان کے منہج کو اپنا راستہ بنانے والوں کے نزدیک واضح اور مشہور ہیں۔ یہ بات بھی اپنی جگہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کی ہدایت و سلامتی چاہے وہی ہدایت پا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا"[1]

"جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، سو وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے، تو آپ اس کے لئے کوئی مددگار راہ بتانے والا نہ پائیں گے۔"

اختتام: الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثبت فرمایا ہے۔ ہمیں اور آپ کو اپنی رحمتوں اور جنتوں کے باغات کی بشارت دی ہے۔ جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ رہنا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا اجر بہت لا انتہاء اور عظیم ہے۔ پس اے مسکین المخلوق آدمی کہ جس کے لئے جہنم و جناتِ نعیم تخلیق کی گئی ہیں۔ کتنا قابلِ غور اور عظیم امر ہے کہ اگر تو غناء اور آلاتِ لہو و لعب کو سنے گا، اللہ کے حرام کردہ نفوس کو دیکھے گا، مشتبہ غذائیں کھا کر انہیں اپنے بطن میں داخل کرے گا، رقص اور وجد سے اپنے نفس کو راضی کرے گا، اپنے قیمتی اور عزیز اوقات کو ان احوال خسیسہ میں گنوائے گا، اپنی عمر ایسی باتوں میں کہ جن کی کوئی قیمت و وقعت نہیں یا ان خصائل ذمیمہ کے کسب میں یا اپنے مخلوق جسم کو ایسی عبادات و ریاضت میں مشغول رکھ کر، جن کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے یا بطالوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر یا فاسقوں اور جاہلوں جیسے اعمال کر کے ضائع کرے گا، تو تجھے اس وقت معلوم ہوگا جب ان سب چیزوں سے پردہ اٹھایا جائے گا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غفلت سے جاگنے کا موقع عنایت فرمایا ہے تاکہ ہم اس کی ان رحمتوں سے کہ جن کو اس نے ہم سب کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ فائدہ اٹھا سکیں۔

[1] سورۃ الکہف۔ ۱۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ